# امام مسجد کا میت کو غسل دینا کیسا؟



ریفرنس نمبر:Sar-7663
تاریخ:23.12.2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ امام مسجد کسی میت کو غسل دے سکتا ہے اور اگر دے، تو اس کے پیچھے نماز ہو جائے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

میت کو غسل دینا ایسا عمل نہیں کہ اس کی وجہ سے امامت میں کراہت آئے، حدیثِ پاک میں اللہ پاک کی رضا کے لیے میت کو غسل وکفن دینے والے کے متعلق فرمایا کہ وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے، جیسے اپنے پیدا ہونے کے دن گناہوں سے پاک وصاف تھا، بلکہ فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ میت کا قریبی رشتہ دار موجود نہ ہو یا اچھی طرح غسل دینا، نا جانتا ہو، تو بہتر یہ ہے کہ نیک پرہیز گار مسلمان سے غسل دلوایا جائے، لہٰذا امام صاحب کا میّت کو غسل دینا بھی جائز اور ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا بھی، بلا کراہت جائز ہے۔

میّت کو غسل دینے کی فضیلت کے متعلق حدیثِ پاک میں ہے:"عن علي، قال: قال رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم من غسل ميتا، و كفنه، وحنطه، وحمله، وصلى عليه، ولم يفش عليه ما رأى، خرج من خطيئته، مثل يوم ولدته أمه" ترجمہ: حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو کسی میّت کو غسل دے، کفن پہنائے، خوشبو لگائے اور اس کو اٹھائے، نماز جنازہ پڑھے اور کوئی عیب وغیرہ دیکھے، تو اس کو ظاہر نہ کرے، وہ اپنی خطاؤں سے ایسے پاک صاف ہو جاتا ہے، جیسے وہ اپنی پیدائش کے دن خطاؤں سے پاک صاف تھا۔

(سنن ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ما جاء فی غسل الميت، صفحہ 216، مطبوعہ لاهور)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے:"عن علي بن رباح اللخمي عن أبي رافع قال: قال رسول اللہ صلى اللہ عليه و سلم من غسل ميتًا فكتم عليه غفر له أربعين مرةً، و من كفن ميتًا كساه اللہ من السندس و استبرق الجنة، و من حفر لميت قبرًا فأجنه فيه أجرى له من الأجر كأجر مسكن أسكنه إلى يوم القيامة، هذا حديث صحيح على شرط مسلم، ولم يخرجاه" ترجمہ: حضرت علی بن رباح رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ، حضرت ابو رافع رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے میت کو غسل دیا اور اس کے عیوب کی پردہ پوشی کی اس کی چالیس بار مغفرت کی جائے گی، جس نے میت کو کفن پہنایا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے (دو قسم کے ریشم) سندس و استبرق کا لباس پہنائے گا اور جس نے میت کے لیے قبر کھودی اس کے لیے قیامت تک ایسا ثواب لکھا جائے گا، جیسے گھر بنا کر اس میں اُسے ٹھہرایا ہو۔ یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے، لیکن انہوں نے اسے اپنی کتاب میں بیان نہیں کیا۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب الجنائز، جلد 1، صفحہ 505، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

**میّت کا قریبی رشتہ دار نہ ہو، تو امام وغیرہ نیک پرہیز گار شخص کا غسل دینا بہتر ہے،** چنانچہ علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: ”والأولیٰ کونه أقرب الناس اليه، فان لم يحسن الغسل فأهل الأمانة والورع“ ترجمہ: بہتر یہ ہے کہ میت کا سب سے قریبی رشتہ دار غسل دے، اگر وہ اچھی طرح غسل دینا، نہ جانتا ہو، تو متقی، پرہیز گار شخص کا غسل دینا بہتر ہے۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب الجنازۃ، جلد 3، صفحہ 112، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: ”بہتر یہ ہے کہ نہلانے والا میّت کا سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہو، وہ نہ ہو یا نہلانا نہ جانتا ہو، تو کوئی اور شخص جو امانت دار و پرہیز گار ہو۔“

(بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 811، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

شیخ الاسلام و المسلمین اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت الشاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) سے سوال کیا گیا کہ امام وقتاً فوقتاً میت کو غسل دیتا ہے، تو کیا اس کے پیچھے نماز ہو جائے گی؟ تو آپ علیہ الرحمۃ جواباً فرماتے ہیں: ”میّت مسلم کو نہلانا فرض ہے اور فرض کے ادا کرنے میں اجر ہے اور اگر وہاں اور بھی کوئی اس قابل ہو کہ نہلا سکے، تو اس کے نہلانے پر اجرت لینا بھی جائز ہے، بہر حال اس سے امامت میں کوئی خلل نہیں آتا۔“

(فتاویٰ رضویہ، کتاب الصلاۃ، جلد 6، صفحہ 578، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

**واللہ اعلم** عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

**کتبــــــــــــــــہ**

**مفتی محمد قاسم عطاری**

**18 جمادی الاولی 1443ھ/23 دسمبر 2021ء**

المفتی دار الافتاء اھلسنت daruliftaa@dawateislami.net



نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے